بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مسافر (۱) (سوچنے کی باتیں)

اللہ تعالیٰ نے اِنسان کا یہ مزاج بنایا ہے کہ اپنے گھر کا شوق رکھتا ہے۔ سفر میں ہوتا ہے تو ضرورتوں کی کمی بیشی کو آسانی سے برداشت کر لیتا ہے لیکن اگر سفر میں رکاوٹ ہو تو اسکے لئے بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ مسافر اپنے گھر پہنچنے کو پہلے سوچتا ہے باقی چیزوں کو بعد میں سوچتا ہے۔ یہ سارا مضمون ہوائی اڈے یا ریلوے اسٹیشن پر بیٹھ کر سمجھ میں آتا یقین مانیں جہاز لیٹ ہو تو ہمارے سر میں درد ہوتا ہے پانی نہ ملے تو ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر آنے والی فلائٹ لیٹ ہوجائے تو کوئی نہیں کہے گا بھئی ہمیں کھانا نہیں مل رہا چائے نہیں مل رہی اسکا خیال ہی کوئی نہیں آ رہا، بس لیٹ کیوں ہو رہے ہیں، لیٹ کیوں ہو رہے ہیں، تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ یہ انسانی نفسیات ہے۔ تو ہر مسافر میرے بھائیو! سفر سے پہلے اپنی منزل کو طے کرتا ہے پھر اسکے لئے زادِراہ اکٹھا کرتا ہے اور منزل تک پہنچنے کے لئے وہ ہر رکاوٹ اور ہر پریشانی کو خوشی سے برداشت کرتا ہے اس میں جو تکلیفیں آئیں وہ اسکو اس کی منزل سے ہٹاتی نہیں ہیں بلکہ اس کو ہر حال میں آگے چلنے کا جذبہ چلائے رکھتا ہے۔ جن کے ہاتھوں میں bording card ہوتے ہیں جب وہ ٹو (ایئر پورٹ پر بجنے والی گھنٹی کی آواز) تو ایک دم ان کے کان کھڑے ہوتے ہیں کہ دیکھو اب اعلان ہونے لگا ہے اب تجھ کو بلا رہے ہیں ایک دم کان کھڑے، جانا ہے۔ وہیں ایک چھوٹی سی کینٹین میں چائے بیچنے والے اور فون لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، اُن کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے کیا اعلان ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا وہ تو اُلٹا پریشان ہو رہے ہیں کہ یہ جائیں گے تو ہماری چائے بند ہوجائے گی، ہمارے فون بند ہوجائے گے، ہماری تو کمائی بند ہوجائے گی۔ تو وہ لوگ (ایئر پورٹ پہ وہ سائرن بجتا ہے ایک دم) جن کے ہاتھوں میں bording card ہوتے ہیں ان کے کان کھڑے ہوجاتے ہیں اس وقت کیا اعلان ہو رہا ہے کن مسافروں کو بلا رہے ہیں۔ اور جو وہاں ٹھپے لگانے والے ہیں وہ بے پرواہ کھڑے ہوتے ہیں اُن کی طرف سے اعلان کراچی کا ہو یا پشاور کا اُن کو کون سا جانا ہے لیکن جس کے ہاتھ میں bording card ہے وہ پریشان ہے کہ اعلان تو نہیں ہو رہا، اعلان تو نہیں ہو رہا تو وہ کان کھڑے کر کے سنتا ہے کہ اس کو سفر کی ہدایات دی جا رہی ہیں۔

میرے بھائیو! جو آدمی اپنے آپ کو دنیا میں مسافر سمجھ لیتا ہے اور آخرت کو گھر سمجھ لیتا ہے تو پھر اس کی ترجیحات تبدیل ہوجاتی ہیں۔ وہ دنیا کی ضرورتوں سے سمجھوتا کر لیتا ہے اور ہر حال میں آخرت کو سامنے رکھ کر سفر کرنا اس پر آسان ہوجاتا ہے۔ جو آدمی مرنے کا ارادہ ہی نہیں کرتا اللہ کو مطلوب نہیں بناتا، جنت کی طلب نہیں کرتا تو اس کے لئے ضرورتیں معبود بن جاتی ہیں وہ پیسے کے لئے جھوٹ بھی بولے گا، پیسے کے لئے رشوت بھی لے لے گا، پیسے کے لئے دھوکا بھی دے دے گا، وہ اوروں کی جیب بھی کاٹ لے گا وہ ہر وہ ہر بہ استعمال کرے گا جس سے اسکی جیب گرم ہو۔ تو جس کے سامنے اللہ ہوتا ہے اور آخرت کا گھر جس کے سامنے ہوتا ہے پھر وہ اپنی منزل کو سامنے رکھتا ہے اور ضرورتوں کو قربان کرتا ہے۔ جو ضرورتوں کو سامنے رکھتا ہے وہ اللہ کے حکموں کو قربان کرتا ہے اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے اور جیب کو بھرنے کے لئے وہ ہر ممکن ہر بہ استعمال کرتا ہے۔ جس آدمی نے سفر کرنا ہوتا ہے وہ ہر بات غور سے سنتا ہے جس آدمی نے سفر نہیں کرنا اُسکی طرف سے جو مرضی شور ہوتا رہے۔ جو آخرت کا راہی بن جاتا ہے اس کے لئے سب سے خوبصورت پیغام قرآن بن جاتا ہے جس نے آخرت کا سفر کرنا ہوگا جو آخرت کو منزل بنائے گا اسکے لئے قرآن وہ پیغام ہوگا ''توجہ فرمائیں، توجہ فرمائیں'' عام لوگ کیوں نہیں توجہ کرتے اس کے اوپر یہ جو ٹھپے لگانے والے ہیں اور وہ جو کینٹین چلانے والے ہیں اور وہ جو چائے بیچنے والا ہے وہ کیوں نہیں توجہ کرتا ہم کیوں توجہ کرتے ہیں ''توجہ فرمایئے'' کہنے کی دیر ہے کراچی ایئر پورٹ پر بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ملتان کے، لاہور کے، فیصل آباد کے، پشاور کے، اسلام آباد کے جونہی وہ کہتے ہیں توجہ فرمائیں تو ایک دم سب کے ایسے کان کھڑے ہوتے ہیں، کس گیٹ سے جانا ہے اور کتنے بجے جانا ہے اور اسی وقت جو دوسرے لوگ ہیں جو وہاں انتظامی کام کر رہے ہیں ان کے لئے توجہ فرمائیں ایک بے کار پیغام ہے اور وہ میرے

لئے سب سے مفید پیغام ہے کہ وہ مجھے گھر پہنچنے کیلئے رہنمائی کر رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللّٰه

www.islamic-portal.net